

۷۔ شرح : معلوم ہوتا ہے، نواب صاحب کی طبیعت بھی ناساز تھی، اسی لیے انھیں دعا دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ شافی مطلق آپ کو شفاء عطا کرے اور غالب کو بندِ غم یعنی زندگی سے نجات مل جائے۔

غالب کے نزدیک بندِ غم اور زندگی ایک شے ہیں، جیسا کہ وہ کہتے ہیں:  
 قید حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں،  
 موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

(۳)

۱۸۵۷ء

بسکہ فعتال ما یرید ہے آج  
 ہر سلعشور انگلستان کا  
 گھر سے بازار میں نکلتے ہوئے  
 زہرہ ہوتا ہے آب، انساں کا  
 چوک جس کو کہیں، وہ مقتل ہے  
 گھر بنا ہے نمونہ زنداں کا  
 شہر دہلی کا ذرہ ذرہ خاک  
 تشنہ خوں ہے، ہر مسلمان کا

تمہید :- ۱۸۵۷ء  
 میں دہلی کے اندر انگریزی  
 فوج کے ظلم و جور کا جو منظر  
 میرزا غالب نے دیکھا،  
 یہ اس کے تاثرات کا ایک  
 سرسری خاکہ ہے۔ صاف  
 معلوم ہوتا ہے کہ ان اشعار  
 کا لفظ لفظ خونِ جگر میں  
 دُوب کر نکلا ہے۔ یہ  
 علامہ الدین احمد خان علائی  
 کے پاس ایک خط میں  
 بھیجا گیا تھا۔